عمران اسلم☆

بیوی پر شوہر کے حقوق

مرد اور عورت دونوں اپنی حیاتیاتی ساخت کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں، لیکن اس کے باوجود دونوں ایک دوسرے کے محتاج ہیں کیونکہ دونوں مل کر ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں مرد وزن کے باہمی ملاپ ہی سے نسل انسانی کے سفر کا آغاز ہوتا ہے یہ سفر تبھی کامیابی کی منازل طے کر سکتا ہے جب دونوں ایک دوسرے کیلئے وفاداری کا ثبوت دیں اس وفاداری کا معاہدہ قانونی زبان میں نکاح کہلاتا ہے۔عورت اور مرد نسل انسانی کے معمار ہیں دونوں میں سے اگر کسی ایک کو نکال دیا جائے تو نسل انسانی کا ارتقا وہیں رک جائے گا گویا بحیثیت انسان جتنی حیثیت ایک مرد کی ہے، اس سے زیادہ نہیں تو کم از کم اتنی ہی اہمیت ایک عورت کی بھی ہے اللہ تعالیٰ نے مرد کے حق میں فرمایا: ﴿ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ [النساء:١٩] ''ان کے ساتھ بھلے طریقے سے زندگی گزارو۔'' تو اس کے ساتھ ساتھ خواتین کے حق میں بھی فرمایا: ﴿ وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ﴾ [البقرة: ٢٢٨] ''عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے سے ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ان پر ہیں۔''

خاوند اور بیوی کے نازک رشتے کو بخوبی نبھانے کے لیے خدا تعالیٰ نے مرد وزن پر کچھ ذمہ داریاں عاید کی ہیں جنہیں حقوق زوجین کا نام دیا جاتا ہے۔عورت کی صنفی نزاکت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم ان پر ان کے خاوندوں کے حقوق کا تذکرہ کرتے ہیں۔

خاوند کے بیوی پر درج ذیل حقوق وواجبات ہیں:

◉ مرد کی صنفی ذمہ داری

اللہ تعالیٰ نے مرد اور عورت کو مختلف خصوصیات سے نوازا ہے کچھ صلاحیتوں کی بناء پر اگر مرد کو عورت پر برتری حاصل ہے تو بعض خصوصیات میں عورت مرد سے ممتاز ہے۔مرد میں چونکہ قائدانہ صلاحیتیں عورت کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے عورت پر نگران اور حاکم مقرر کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَى النِّسَاءِ ﴾ [النساء: ٣٤]

''مرد عورتوں پر نگہبان ہیں۔''

حافظ ابن کثیرؒ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

أي الرجل قيم على المرأة أي هو رئيسها وكبيرها والحاكم عليها ومؤدّبها إذا اعوجت.

☆ فاضل کلیۃ الشریعۃ، جامعہ لاہور الاسلامیہ

الرجل قیم علی المرأۃ کا مطلب یہ ہے کہ مرد عورت پر حاکم اور رئیس ہے اور نافرمانی کی صورت میں اسے ادب سکھانے والا ہے۔ [تفسیر ابن کثیر،تحت آیت: نساء:۳۴]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں:

أی تطیعه فیما أمرها الله به من طاعته، وطاعته أن تکون محسنة لأهله حافظة لماله

''اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ بیوی اپنے شوہر کی ایسے کاموں میں اطاعت کرتی ہے جس اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے،اور شوہر کی اطاعت یہ ہے کہ بیوی اس کے اہل وعیال کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اس کے مال ومتاع کی حفاظت کرنے والی بن جائے۔'' [مختصر ابن کثیر]

◉ شوہر کی حد درجہ اطاعت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«حق الزوج علی زوجته أن لو کانت به قرحة فلحستها ما أدت حقه»

[السّنن الکبریٰ للنسائي: ۵/۵۳۶۵]

''بیوی پر خاوند کا حق اس قدر زیادہ ہے کہ اگر خاوند کو زخم آجائے اور بیوی اس کو چاٹ لے تب بھی وہ خاوند کا حق ادا نہیں کرسکتی۔''

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

ولیس علی المرأۃ حق الله ورسوله أوجب من حق الزوج . [فتاوی ابن تیمیة: ۳۲/۲۷۵]

''اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بعد عورت پر سب سے زیادہ حق رکھنے والا اس کا خاوند ہے۔''

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

یا معشر النساء! لو تعلمن حق أزواجکن علیکن لجعلت المرأۃ منکن تمسح الغبار عن وجه زوجها بنحر وجهها . [مصنف ابن ابی شیبة: ۳/۳۹۸]

''اے عورتو! اگر تم جان لو جو تم پر تمہارے شوہروں کے حقوق ہیں تو تم میں سے ہر ایک اپنے چہرے کی قربانی دے کر اس کے چہرے سے غبار صاف کرے گی۔''

◉ شوہر کی اجازت کی اہمیت

عن أبی أمامة الباهلی قال: سمعت رسول الله ﷺ في خطبته عام حجة الوداع یقول: « لا تنفق إمرأۃ من بیت زوجها إلا یاذن زوجها » قیل: یا رسول الله ولا الطعام؟ قال: « ذاك أفضل أموالنا » [جامع الترمذي: ٦٧٠]

حضرت ابوامامہ باہلیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ ﷺ نے فرمارہے تھے:

''عورت اپنے شوہر کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر کوئی چیز خرچ نہ کرے۔'' عرض کیا گیا: کیا کھانا بھی نہ کھلائے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''کھانا تو ہمارے مالوں میں سے بہترین مال ہے۔'' (یعنی شوہر کی اجازت کے بغیر کھانا

بھی نہ کھلائے)

اسماعیل بن ابی خالد شعبیؒ سے روایت کرتے ہیں:

''حضرت فاطمہؓ بیمار ہوگئیں تو ابوبکر صدیقؓ عیادت کے لیے تشریف لائے اور ملاقات کی اجازت طلب کی۔ حضرت علیؓ نے فاطمہؓ سے دریافت کیا: ابوبکر آپ سے ملاقات کی اجازت طلب کرتے ہیں۔ حضرت فاطمہؓ کہنے لگیں: کیا آپ مجھے اس کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا: ہاں، تو حضرت فاطمہ نے انہیں اجازت دے دی۔

[سير أعلام النبلاء: ٢/ ١٢١]

رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے اس عمل سے خاوند کی اجازت کی اہمیت بخوبی عیاں ہوجاتی ہے۔

امام ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

وللزوج منعها من الخروج من منزلها إلا مالها منه بد سواء أرادت زيارة والديها أوعيادتهما أوحضور جنازة أحدهما [شرح الكبير لابن قدامة: ٨/ ١٤٤]

''خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کو (بلاوجہ) گھر سے نکلنے سے باز رکھے۔ سوائے اس کے کوئی ضروری کام درپیش ہو جیسے والدین سے ملنے کے لیے، ان کی عیادت کے لیے یا ان کے جنازے میں شرکت کے لیے۔''

امام نوویؒ فرماتے ہیں:

''عورت ایسے شخص کو گھر میں داخل ہونے کی قطعاً اجازت نہ دے جس کا گھر میں داخل ہونا اس کے خاوند کو ناپسند ہو۔ نہی تمام افراد کو شامل ہے چاہے وہ محرم مرد یا عورت ہی کیوں نہ ہو۔ عورت صرف ایسے افراد کو گھر میں آنے دے جن کے بارے میں اسے معلوم ہو کہ اس کا شوہر انہیں ناپسند نہیں کرے گا۔'' [شرح النووي: ٤/ ٣١٢]

امام احمدؒ ایسی عورت جس کی والدہ بیمار ہو کے بارے میں فرماتے ہیں:

طاعة زوجها أوجب من أمّها إلا أن يأذن لها . [الشرح الكبير لابن قدامة: ٨/ ١٤٤]

''ایسی عورت کیلئے بھی شوہر کی اطاعت والدہ کی اطاعت سے زیادہ ضروری ہے الا یہ کہ خاوند اجازت دے دے۔''

◉ خاوند کی خدمت

ایک مسلم خاتون معروف کے کاموں میں اپنے خاوند کی اطاعت کرتی ہے تو گویا وہ اللہ کی اطاعت ہی میں ہوتی ہے اور اطاعت اس وقت مزید روشن صورتحال اختیار کر جاتی ہے جب وہ اپنے شوہر کی ایسے کاموں میں فرمانبرداری کرتی ہے جو اِس کے مزاج کے مخالف ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ خاوند ایسے کاموں میں بھی اطاعت ضروری ہے جن میں اس کی رائے خاوند کی رائے سے مختلف ہو یا جن میں ظاہری طور پر کوئی منفعت نظر نہ آ رہی ہو، کیونکہ ایسا کرنے سے بیوی اللہ تعالیٰ کی رضا اور تقرب کی حقدار ٹھہرے گی۔

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لا يصلح لبشر أن يسجد لبشر ، ولو صلح لبشر أن يسجد لبشر لأمرت المرأة أن تسجد لزوجها من عظم حقه عليها » [مسند أحمد: ٣/ ١٥٨]

''کسی انسان کا دوسرے انسان کو سجدہ کرنا جائز نہیں اور اگر یہ جائز ہوتا تو میں بیوی کو حکم دیتا کہ وہ خاوند کو سجدہ کرے۔''

علامہ ناصر الدین الالبانیؒ فرماتے ہیں:

قلت: والحديث ظاهر الدلالة على وجوب طاعة الزوجة لزوجهاوخدمتها إياه في حدود استطاعتها، ومما لا شك فيه أن من أول ما يدخل في ذلك الخدمة في منزله وما يتعلق به من تربية أولاده ونحوذلك. [آداب الزفاف: ١/ ٢١٤]

''ہمارے نزدیک حدیث کا ظاہر اپنی استطاعت کے مطابق خاوند کی اطاعت اور خدمت کے وجوب پر دلالت کرتا ہے اور خاوند کی خدمت میں سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے۔''

حضرت حصین بن محصنؓ کہتے ہیں مجھے میری پھوپھی نے بتایا کہ وہ کسی کام کی غرض سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا یہ شادی شدہ ہے؟ میں نے کہا: ہاں۔آپ ﷺ نے پوچھا: تیرا اس کے ساتھ برتاؤ کیسا ہے؟ میں نے کہا: میں نے کبھی اس کی اطاعت میں کمی نہیں کی سوائے اس کے جو میری استطاعت میں نہ ہو۔تو آپ ﷺ نے فرمایا:

« فانظري أين أنت منه فإنه هو جنتك ونارك » [الدر المنثور: ٣/ ١٠٤]

''(یہ دیکھو کہ) خاوند کی نگاہ میں تم کیسی ہو؟ کیونکہ وہی تمہاری جنت یا جہنم ہے...!''

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:

الخدمة بالمعروف وهذا هو الصّواب، فعليها أن تخدمه الخدمة المعروفة من مثلها لمثله، ويتنوع ذلك بتنوع الأحوال، فخدمة البدوية ليست كخدمة القروية وخدمة القوية ليست كخدمة الضعيفة. [فتاوى ابن تيمية: ٩/ ٥٨]

''معروف کاموں میں خاوند کی اطاعت بہت بڑی نیکی ہے، بیوی پر لازم ہے کہ وہ خاوند کی معروف خدمت کرتی رہے۔اور حالات کے مطابق اس کی حالتیں بدلتی رہتی ہیں۔ایک دیہاتی کی خدمت شہری جیسی نہیں ہوسکتی اور ایک طاقتور کی خدمت کمزور جیسی نہیں ہوسکتی۔''

◉ حق زوجیت

اللہ تعالیٰ نے فطرتی طور پر انسان میں پیدا ہونے والی جنسی خواہشات کی تسکین کیلئے شادی کو جائز ذریعہ قرار دیا ہے اس لیے خاوند جب اپنی بیوی کو اس جائز خواہش کی تسکین کیلئے بلائے تو بیوی پر لازم ہے کہ وہ خاوند کی اس خواہش کا بھرپور احترام کرے، کیونکہ یہ خاوند کا حق ہے۔الا یہ کہ اسے کسی عذر کا سامنا ہو، کیونکہ اس کا بلاوجہ کا انکار فرشتوں کی لعنت کا سبب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« إذا دعا الرجل امرأته إلى فراشه فلم تأته فبات غضبان عليها لعنتها الملئكة حتى تصبح »

[صحيح مسلم: ١٤٣٦]

''جب ایک آدمی اپنی بیوی کو بستر پر بلاتا ہے، لیکن وہ (بلاوجہ) نہیں آتی۔جس کے نتیجے میں خاوند بیوی سے ناراض ہو کر رات گزارتا ہے تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

امام نوویؒ فرماتے ہیں:

هذا الدليل على تحريم امتناعها من فراشه لغير عذر شرعي، وليس الحيض بعذر في الامتناع لأن له حقا في الاستمتاع بها فوق الإزار.

''یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بغیر کسی شرعی عذر خاوند کے بستر میں جانے سے رک جانا حرام ہے اور حیض ایسا عذر نہیں ہے جو اس سے روکتا ہو کیونکہ ایسی صورت میں بھی خاوند تہبند کے اوپر جنسی تمتع کا حق رکھتا ہے۔''

◉ راز و نیاز کی حفاظت

بیوی اپنے شوہر کے کمزور پہلوؤں سے بخوبی آگاہ ہوتی ہے بہت سے راز ایسے ہوتے ہیں جو صرف بیوی جانتی ہوتی ہے سمجھدار خاتون کو چاہیے کہ اپنے خاوند کے رازوں کی حفاظت کرے۔اس کی اجازت کے بغیر اپنے قریبی رشتہ داروں اور والدین کو بھی ان رازوں سے آگاہ نہ کرے اور اس کے مخفی عیوب سے پردہ نہ اٹھائے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللهُ ﴾ [النساء: ٣٤]

''پس جو صالح عورتیں ہوتی ہیں وہ اطاعت شعار ہوتی ہیں اور مردوں کے پیچھے اللہ کی حفاظت و نگرانی میں ان کے حقوق کی حفاظت کرتی ہیں۔''

ابو سعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« إن من أشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة الرّجل يفضي إلى امرأته، وتفضي إليه ثم ينشر سرّها » [صحيح مسلم: ١٤٣٧]

''قیامت کے روز اللہ کے ہاں مرتبہ میں سب سے بدتر وہ شخص ہوگا جو بیوی سے ملتا ہے اور بیوی اس سے ملتی ہے اور پھر وہ ان باتوں کو افشا کر دیتا ہے۔''

امام نوویؒ اور قتادہؒ فرماتے ہیں:

ويدخل في قوله وجوب كتمان كلّ ما يكون بين أزواجهن في الخلوة.

''اس قول کے مطابق ہر اس بات کا چھپانا ضروری ہے جو خاوند اور بیوی کے درمیان تنہائی میں ہوتی ہیں۔''

شیخ محمد اسماعیلؒ فرماتے ہیں:

''عزت کی حفاظت کرنا میاں بیوی دونوں کیلئے انتہائی ضروری ہے، لیکن عورت چونکہ صنفی طور پر متساہل واقع ہوئی ہے لہٰذا اس پر بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے کیونکہ اس کی تھوڑی سی بھی کوتاہی سے دینی اور دنیوی طور پر برے نتائج برآمد ہوں گے اور ایک خاندان کی عائلی زندگی بہت سے مسائل کا شکار ہو جائے گی۔''

ایک نیک بیوی خاوند کی عدم موجودگی میں درج ذیل چیزوں کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھتی ہے:

من عرض فلا تزني، ومن سرّ فلا تفشي، ومن سمعة فلا تجعلها مضغة من الأفواه

''اپنی عزت کی حفاظت کرتے ہوئے غلط کاری کے قریب بھی نہیں پھٹکتی، راز کو فاش نہیں کرتی اور کسی بات کو سن کر اسے منہ کا ٹکڑا نہیں بنا لیتی۔''

نفلی روزہ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لا يحل للمرأة أن تصوم وزوجها شاهد » [صحیح البخاري: ٥١٩٥]

''کسی بھی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ خاوند کی عدم موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ رکھے۔''

امام نوویؒ فرماتے ہیں:

''اس حرمت کا سبب یہ ہے کہ خاوند کسی بھی وقت بیوی سے استمتاع کا حق رکھتا ہے اور بیوی پر اس حق کو فوری ادا کرنا واجب ہے اور اس کو ایک نفلی چیز ختم نہیں کر سکتی۔'' [شرح النّووي: ٣/ ٤٧٤]

عفت وعصمت کی حفاظت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« إذا صلت المرأة خمسها وصامت شهرها وحصنت فرجها وأطاعت بعلها دخلت من أي أبواب الجنة شآء ت » [صحيح ابن حبان: ٤١٦٣]

''جو عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو وہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''

حضرت ابواذینہ الصدفیؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« خير نساءكم الودود الولود المواتية المواسية، إذا اتّقين الله، وشرّ نساءكم المتبرّجات المتخيّلات وهنّ المنافقات لا يدخل الجنة منهن إلا مثل الغراب الأعصم »

''تم میں سے بہترین خواتین وہ ہیں جو پیار کرنے والی اور اللہ سے ڈرنے والی ہیں اور بدترین عورتیں وہ ہیں جو بے پردگی اختیار کرنے والی اور تکبر کرنے والی ہیں۔ یہ منافق ہیں جنت میں داخل نہیں ہوں گی مگر سرخ چونچ والے کوے کی مانند۔'' [سنن البيهقي: ٧/ ٨٢]

عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے آنحضرت ﷺ کے پاس آکر دریافت کیا کہ خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

« حق عليها أن لا تخرج من بيتها إلا بإذنه فإن فعلت لعنها الله وملائكة الرحمة وملائكة الغضب حتى تتوب أو ترجع » [فتاوی ابن تیمیہ: ۳۱۱/۱۶]

''خاوند کا حق یہ ہے کہ عورت اس کی اجازت کے بغیر اس کے گھر سے نہ نکلے، اگر وہ ایسا کرے گی تو اس پر اللہ تعالیٰ اور عذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لے اور واپس نہ لوٹ جائے۔

نعمتوں پر اظہار شکر

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لا ينظر الله إلى امرأة لا تشكر لزوجها وهي لا تستغني عنه » [السنن الكبرىٰ للنسائي: ٩١٣٥]

''اللہ تعالیٰ عورت کی طرف دیکھیں گے بھی نہیں جو اپنے خاوند کی ناشکری کرتی ہے حالانکہ اس سے مستغنی بھی نہیں۔''

اسماء بنت یزیدؓ فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے، ہمیں سلام کیا اور فرمایا: « إياكن وكفر المنعمين » ''تم نعمتوں کی ناشکری سے بچ جاؤ۔'' میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! نعمتوں کی ناشکری کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: « لعل أحدكنّ تطول أيمتها من أبويها ثم يرزقها الله زوجا ويرزقها منه ولدا فتغضب الغضبة فتكفر فتقول: ما رأيت منك خيرا قط » ''تم میں سے ہر ایک اپنے والدین کے پاس طویل مدت گزارتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اسے شوہر اور بیٹوں کے ذریعے رزق عطا کرتے ہیں، لیکن وہ کسی وجہ سے غصے میں آ کر یہ کفریہ الفاظ کہہ ڈالتی ہے: ''میں نے تو تجھ سے کبھی کوئی خیر پائی ہی نہیں۔'' [مسند أحمد: ٦/ ٤٥٢]

ایک اور مقام پر آپ ﷺ نے فرمایا:

« يامعشر النساء تصدقن فإني رأيتكن أكثر أهل النار » فقلن: وبم يا رسول الله؟! قال: « تكثرن اللعن وتكفرن العشير » [صحيح البخاري: ٣٠٤]

''اے عورتو! صدقہ کیا کرو، کیونکہ میں نے (معراج کی رات) دیکھا ہے کہ تم عورتیں ہی جہنم میں بکثرت جاؤ گی۔ عورتوں نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اس کی وجہ یہ ہے کہ تم لعن طعن بہت کرتی ہو اور خاوند کی ناشکری کرتی ہو۔''

◉ قطع تعلقی کا حق

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ ﴾ [النساء: ٣٤]

''ان کو ان کے بستروں میں الگ کر دو۔''

نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

''اگر تمہاری عورتیں سرکشی کریں تو ان کے بستر جدا کر دو اور (پھر بھی باز نہ آئیں تو) انہیں ہلکی مار مارو، البتہ اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو پھر ان پر زیادتی کی راہ تلاش نہ کرو۔'' [صحيح مسلم: ١٢١٨]

بیوی پر لازم ہے کہ وہ خاوند کے حقوق کا پوری طرح سے لحاظ رکھے اور کوشش کرے کہ دونوں کے درمیان کسی قسم کی کوئی غلط فہمی جنم نہ لے۔ لیکن اگر بیوی جان بوجھ کر ہنستی بستی زندگی کو اجیرن بنانے پر تلی ہوئی ہو تو خاوند کو چاہیے کہ نرمی اور پیار و محبت کے ساتھ اسے سمجھائے۔ لیکن اگر بیوی پر اس کا کوئی اثر نہ ہو تو دوسری صورت یہ ہے کہ اس سے قطع تعلقی اور علیحدگی اختیار کر لی جائے۔

حافظ ابن کثیرؒ ﴿ وَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ ﴾ کی تفسیر ابن عباس کا قول ذکر کرتے ہیں:

الهجر هو أن لا يجامعها ويضاجعها على فراشها ويوليها ظهره [تفسير القرآن العظيم: ٢/ ٢٦٣]

''علیحدگی سے مراد یہ ہے کہ بیوی کے ساتھ جماع نہ کیا جائے اس کو اس کے بستر پر الگ کر لیا جائے اور اس سے پیٹھ پھیر لی جائے۔''

کچھ لوگوں کے نزدیک اس سے بات چیت سے بھی گریز کیا جائے۔

حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے فرماتی ہیں:

''رسول اللہ ﷺ نے قسم اُٹھائی کہ وہ ایک ماہ اپنی بیویوں کے پاس نہیں جائیں گے لہٰذا جب انتیس دن گذر گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس آ گئے۔ آپ ﷺ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے تو ایک ماہ علیحدگی کی قسم اٹھائی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: « إن الشهر يكون تسعة وعشرين يوما » کہ ''مہینہ تو انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔''

[صحيح البخاري: ٥٢٠٢]

◉ خاوند کی وفات

بیوی کی زندگی میں اگر شوہر وفات پا جائے تو اسے چاہیے کہ جس طرح وہ اس کی زندگی میں اس کی اطاعت وفرمانبرداری کرتی رہی اسی طرح اس کی وفات کے بعد بھی ان افعال حسنہ سے روگردانی نہ کرے اور اپنی اولاد کی نیک اور صالح تربیت کرتی رہے۔

ہم یہاں بطور مثال فاطمہ بنت عبدالملک کا ذکر کرتے ہیں جو چار خلفاء کی بہن اور ایسے خلیفہ کی بیوی تھیں جس اسلام کے عہد زریں میں صدر اول کی حیثیت حاصل رہی۔

فاطمہ جب بیاہ کر خاوند کے گھر آئیں تو سونے وجواہرات سے لدی ہوئی تھیں۔ ان کے شوہر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ان سے کہا کہ وہ اپنے تمام زیوارت مسلمانوں کے بیت المال میں جمع کروادے۔ حضرت فاطمہ نے کسی ترڈد اور پس وپیش کے بغیر تمام زروجواہرات بیت المال میں جمع کروا دیئے۔

جب خلیفہ عمر بن عبدالعزیزؒ دنیائے فانی سے کوچ کر گئے اور انہوں۔ نے اپنے اہل وعیال کے لیے صرف انیس دینار چھوڑے تو بیت المال کا والی حضرت فاطمہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: آپ کے تمام جواہرات ویسے کے ویسے ہی پڑے ہوئے ہیں میں نے ان کو آج کے دن کے لیے بچا کر رکھا ہوا تھا اور میں وہ امانت آپ کو لوٹانے کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ تو حضرت فاطمہ نے فرمایا: ''میں ایسی ہرگز نہیں ہوں کہ امیر المؤمنین کی زندگی میں تو ان کی اطاعت کروں اور ان کی عدم موجودگی میں ان کی نافرمانی کا ارتکاب کروں۔'' اور مال میں سے ایک بھی پائی لینے سے انکار کر دیا۔

ایک عورت بحیثیت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی اپنے اوپر عاید ہونے والی ذمہ داریوں سے اس وقت عہدابرا ہوسکتی ہے جب وہ مذکورہ بالا ہدایات کے مطابق اپنے خاندان کی تشکیل کرے گی۔

☆ …… ☆ …… ☆